لغت اور تلفظ سے دل چسپی رکھنے والے بعض اصحاب کہیں کہیں فاضل مؤلف سے اختلاف کریں لیکن اس سے کتاب کی اہمیّت کم نہیں ہوتی۔

ہمارے خیال میں نہ صرف طلبہ بلکہ اساتذہ، اہلِ قلم، ابلاغیات اور صحافت سے وابستگان، اور عام قارئین کو اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہیے بلکہ کتابِ حوالہ کی طرح اسے مستقلاً زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب نے اپنے مختصر مقدمے میں مؤلف کی کاوش کو سراہا ہے۔ اس اہم کتاب کا اشاعتی معیار اور سرورق زیادہ بہتر اور خوب صورت ہونا چاہیے تھا۔ (ر-ہ)

شمالی علاقہ جات کی آئینی حیثیت، سردار اعجاز افضل خان۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۱۷۵ روپے۔

زیرنظر کتاب کا موضوع پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ۲۸ ہزار مربع میل پر مشتمل گلگت اور بلتستان کا وہ علاقہ ہے جسے بالعموم 'شمالی علاقہ جات' سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مارچ ۱۹۴۹ء میں ایک معاہدے کے تحت یہ علاقہ براہِ راست حکومت پاکستان کے زیرانتظام دے دیا گیا تھا۔ تب سے اس علاقے کے معاملات کی نگرانی وزارت امور کشمیر کے ذمے ہے اور عملی طور پر ایک ریذیڈنٹ وہاں کا حاکم ہے۔

زیرنظر کتاب مصنف کا ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں شمالی علاقہ جات کی تاریخ اور جغرافیے کے ساتھ وہاں کی سیاسی اور معاشرتی صورت حال اور شمالی علاقہ جات کے عوام کے مسائل اور احساسات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مصنف کی تحقیق یہ ہے کہ گلگت اور بلتستان قانونی و آئینی طور پر ریاست جموں و کشمیر کا حصّہ ہے۔ اس لیے اسے آزاد کشمیر میں شامل کرنا ضروری ہے تاکہ یہ آئینِ آزاد کشمیر کے دائرے میں آئے۔ عوام کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ موجودہ صورت حال میں یہاں کے لوگوں کو پاکستان یا آزاد کشمیر کے جمہوری اداروں میں کوئی نمایندگی حاصل نہیں ہے۔ نہ یہ علاقے اعلیٰ عدالتوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں، اور یہ بہت نامناسب اور نامنصفانہ صورت حال ہے۔